ابوسعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

تقریر بابت تربیت

وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

ہم نئے سال کا آغاز کیسے کریں

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَمُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعاً إِنَّ اللّٰهَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ(البقرۃ:149)

کہ ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تُم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کرکے لے آئے گا۔

یا رب! یہی دُعا ہے ہر کام ہو بخیر
اکرام لازوال ہو انعام ہو بخیر
ہر وقت عافیت رہے ہر گام ہو بخیر
آغاز بھی بخیر ہو، انجام ہو بخیر

سامعین! وقت کو مختلف اکائیوں (یعنی سیکنڈز، منٹ، گھنٹے، ہفتے، مہینے) میں تقسیم کے حساب کتاب رکھنے کو جنتری، تقویم اور کیلنڈرز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دنیا میں بسنے والی مختلف قومیتوں، تہذیبوں، مذاہب اور ملکوں میں مختلف ناموں سے کیلنڈرز جاری ہیں۔ وکی پیڈیا(Wikipedia) کے مطابق اِن کی تعداد 86 ہے۔ اِن میں سے اہم ترین رائج الوقت کیلنڈر گریگورین(Gregorian) یعنی عیسوی کیلنڈر ہے۔ اِس کیلنڈر کا انحصار سورج پر ہے اس لیے اِسے Solar Calendar بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا آغاز یکم جنوری اور اختتام 31 دسمبر کو ہوتا ہے۔ ساری دنیا میں اِس کا آغاز بہت دھوم دھام اور آب و تاب سے منایا جاتا ہے۔

ماہرین آثار قدیمہ کے نزدیک سب سے پُرانا کیلنڈر سکاٹ لینڈ کے آبرڈین شائر(Aberdeenshire) سے آج سے 10 ہزار سال قبل ملا تھا جو قمری کیلنڈر تھا اور پتھر کے زمانے کے انسان نے اُسے بنایا تھا۔ اِس کے علاوہ ان کیلنڈرز میں سے اہم ترین مشہور و معروف کیلنڈرز یہ ہیں:

مصری کیلنڈر، جولین کیلنڈر، ہبرو(Hebrew) یعنی عبرانی کیلنڈر، ایرانین مسلم کیلنڈر (اس کو پرشین یا سولر ہجری کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے)، ہجری قمری کیلنڈر، بدھ سٹ کیلنڈر، جاپانی کیلنڈر، چائنیز کیلنڈر، ایتھوپین کیلنڈر، انڈونیشیا کے بعض جزائر جیسے Bali میں Pawukon Calendar رائج ہیں اور ہجری شمسی کیلنڈر حضرت مصلح موعودؓ نے ایجاد فرمایا۔ ان تمام کیلنڈرز کا آغاز سال کے مختلف وقتوں میں ہوتا ہے اور اس کے مہینوں اور دنوں کی تعداد بھی مختلف ہے اور اِن کیلنڈرز کا زیادہ تر انحصار چاند کی شکلوں پر ہے۔ جن میں ایک اسلامی کیلنڈر ہے جو ہجری قمری کیلنڈر کہلاتا ہے۔ جس کے پہلے مہینے کا نام محرّم ہے۔ اِس اسلامی سال کا آغاز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا تھا جب آپؓ کے سامنے ایک خط پیش ہوا۔ جس پر صرف شعبان درج تھا مگر سال کا ذکر نہ تھا۔ آپؓ نے دریافت فرمایا کہ کون سا شعبان؟ سالِ گزشتہ کا یا سالِ رواں کا؟ اور فرمایا سن کی تعیین کرو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو۔

(فتح الباری جلد 7 صفحہ 268)

ایک اَور روایت کے مطابق یمن کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا کہ آپ کی طرف سے ایسی دستاویزات، خطوط یا حکم نامے ملتے ہیں جن پر تاریخ درج نہیں ہوتی۔ آپؓ نے صحابہ کو اکٹھا کرکے مشورہ طلب فرمایا۔ مختلف تجاویز سامنے آئیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کی محرم الحرام سے سال کے آغاز کی تجویز پر حضرت عمرؓ اور دیگر اکابر صحابہؓ نے اتفاق کرلیا اور یوں یہ سال کا پہلا مہینہ قرار پایا۔

سامعین! مجھے آج اِن کیلنڈرز میں سے گریگورین (Gregorian) یعنی عیسوی کیلنڈر کی آمد پر بعض ذمہ داریوں پر بات کرنی ہے۔ اِن میں انسان کے لیے سب سے اہم اور بڑا سبق ”محاسبہ“ کا ہے۔ جو لمحہ بھی گزرے اُس پر اپنے خالقِ حقیقی کا شکر بجالایا جائے اور آئندہ کے لئے بہتر زندگی گزارنے کے اسلوب بھی سیکھے جائیں اور نئے عزم، نئے ولولہ اور نئے عہد وپیمان کے ساتھ آگے بڑھا جائے تا زندگی کی سابقہ غلطیاں، کوتاہیاں اور کمزوریاں زندگی کا دوبارہ حصہ نہ بن پائیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہمارے بہت ہی پیارے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات بستر پر جانے سے قبل اپنا محاسبہ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں آج کون کون سے اعمال بجالایا ہوں اور اُسے کس طرح بہتر کیا جاسکتا ہے۔ ہم احمدی مسلمان نئے سال میں اپنے قدم دعاؤں، سجود، عبادات، نوافل، صدقات اور نئے عہد وپیمان سے رکھتے ہیں اور ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سال کے پہلے جمعہ کے روز خطبہ میں احباب جماعت کو سالِ نو کی مبارکباد دے کر بعض اہم امور کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2/ جنوری 2015ء کے خطبہ جمعہ میں نئے سال کی مبارکباد دینے کے بعد فرمایا:

”مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس حد تک ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہوگا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مہیا فرما دیے ہیں، بیان فرما دیے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سال کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ مَیں نے وفات مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جاکر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور بُرائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے اور جب یہ ہوگا تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔“

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک سال کے آغاز پر افرادِ جماعت کو یوں نصیحت فرمائی:

”ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ یہ قمری سال صرف مسلمانوں میں ہی نہیں ہے بلکہ بہت سی قوموں میں پرانے زمانے میں قمری سال سے ہی سال شروع کیا جاتا تھا۔ چینیوں میں بھی یہ رواج ہے، ہندوؤں میں بھی ہے اَور قوموں میں بھی ہے۔ بہت سے مذہبوں میں پایا جاتا ہے اور اسلام سے پہلے عرب میں بھی دنوں کے حساب کے لئے قمری کیلنڈر ہی رائج تھا۔ بہر حال دنیا میں عام طور پر یہ گریگورئین کیلنڈر رائج ہے اور سب اس کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر قوم اور ہر ملک نے اس کیلنڈر کو اپنے دن اور مہینوں کے حساب کے لئے اپنا لیا ہے تو اسی وجہ سے دنیا میں ہر سال ہر جگہ اس کے حساب سے یکم جنوری سے سال شروع ہوتا ہے اور 31/ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ بہر حال سال آتے ہیں، بارہ مہینے گزرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں چاہے قمری مہینے کے سال ہوں یا یہ جو رائج کیلنڈر ہے گریگورئین کیلنڈر اس کے سال ہوں۔ لیکن دنیا والے چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غُل غپاڑے اور ہاؤ ہُو اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31/ دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور و غل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی

ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمتِ خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے، فرمایا کہ: ”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔“ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)۔ پس اس معیار کو سامنے رکھ کر جائزے کی ضرورت ہے۔“

(خطبہ جمعہ 30/ دسمبر 2016ء)

سامعین! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2019ء کے آغاز پر احباب جماعت کو مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے مَیں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہو گئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ

”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔“ فرمایا کہ ...”کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو... رات اور دن تضرع میں لگے رہو... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔“ نمازوں میں

دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ ”...نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔“ فرمایا ”عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 274-275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 4/ جنوری 2019ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک عیسوی سال کے آغاز پر مبارک باد دیتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہم ہر سال کی مبارک باد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کی روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف رہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لیے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اُس صورت میں ہمارے لیے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لیے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔“

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2005ء کے اخیر میں 30 دسمبر کو قادیان دارالامان سے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ

”نئے سال کا آغاز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے کریں تا مزید انعامات نازل ہوں۔ نیز فرمایا تھا کہ ”ہر احمدی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا چلا جائے کیونکہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مزید نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اس لئے شکر گزاری کرتے ہوئے نیکیوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں بکثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر اور درود کو ہمیشہ کیلئے زندگی کا حصہ بنالیں۔ پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جھولیاں بھرنے کیلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، 3 جنوری 2006ء)

سامعین! اگر ہم ہر سال اگلی سیڑھی پر چڑھنے سے قبل اپنی بدیوں کو اور کم از کم ایک کمزوری کو خیر باد کہیں اور ایک نیکی کو اپنائیں تو اللہ کی طرف ہجرت بھی نیک اور دیرپا سامان پیدا کرے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے راستے میں جہاد کرنے والے، میری خاطر قربانیاں کرنے والے اور میری خاطر ہجرت کرنے والے، یہ بھی ایسے لوگ ہیں جو میرے قریبیوں میں سے ہیں جو میری رحمت سے وافر حصہ پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا وَجٰہَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (البقرہ :219) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایمان کے ساتھ ہجرت کی اور جہاد کی شرط رکھی ہے اور یہ چیز پھر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید دلاتی ہے۔ یہاں ہجرت سے مراد صرف ایک جگہ کو چھوڑنا ہی نہیں ہے کہ ہمیں اس لئے اسے چھوڑنا پڑا کیونکہ ان نیکیوں کو بجالانے میں کسی خاص جگہ پر یا کسی شہر میں یا ملکوں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی جن کے کرنے کا

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نفس کی خواہشوں کو چھوڑنے والے لوگ بھی اس زمرہ میں شامل ہیں جو اپنے نفس کو قربان کرنے والے ہیں، اپنی برائیوں کو ختم کر کے نیکیوں پر قائم ہونے والے ہیں۔"

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 67-68)

سامعین! ہمارے لٹریچر نے یہ دلرُبا واقعہ بھی اپنے سینے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) کو خلافت سے قبل دو سالوں کی درمیانی رات نے لندن کے ایک اسٹیشن پر آ لیا۔ آپؒ نے دیکھا کہ لوگ اسٹیشن پر ہی نئے سال کی خوشی میں ہنگامہ بپا کر کے لغویات میں مصروف ہو گئے ہیں۔ آپؒ نے اس کا ذکر خطبہ جمعہ 20۔ اگست 1982ء میں یوں فرمایا۔

"مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں New Year's day کے موقع پر پیش آیا۔ یعنی اگلے روز نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹریفالگر سکوائر (Trafalgar Square) میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں، کوئی مذہبی روک نہیں، ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات بوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں۔ مجھے بھی موقع ملا۔ مَیں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز میں نے ابھی ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے۔ مَیں گھبرا گیا۔ مَیں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے مَیں پاگل ہو گیا ہوں اس لئے شاید بیچارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے۔ مَیں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے۔ ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کر رہا ہے۔ اس چیز نے اور اس موازنہ نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ مَیں برداشت نہیں کر سکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا:

God bless you. God bless you. God bless you. God bless you

(خدا تمہیں برکت دے۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خدا تمہیں برکت دے)"

سامعین! ہم بفضل اللہ تعالیٰ نئے سال 2026ء میں داخل ہو رہے ہیں۔ دنیوی لوگ اس موقع پر خوشیاں منائیں گے اور گزرنے والے اور آنے والے سال کی درمیانی رات ساری دنیا میں اودھم مچا ہو گا۔ سب اپنے خدا کو بھی بھول بیٹھے ہوں گے لیکن روحانی دنیا کے لوگوں کے چہروں پر نئے سال طلوع ہونے کی خوشی کے ساتھ ایک افسردگی بھی ظاہر ہو رہی ہو گی کہ ہماری زندگیوں میں ایک سال کی کمی ہو گئی ہے اور وہ فکرمند ہوں گے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنے خالقِ حقیقی کی عبادتیں اور نیکیاں بجالانے کا ایک سال گنوا بیٹھے ہیں۔ اس لئے وہ اس سال دنیاوی لوگوں کے اودھم مچانے کے مقابل پر اپنے خدا کے حضور رو، رو کر اور گڑگڑا کر ایک شور بپا کریں گے۔ گزرنے والے سال میں اپنی کمزوریوں، غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں پر معافی مانگیں گے اور نئے سال میں ان کمزوریوں اور کوتاہیوں سے دور رہنے اور اپنے اللہ کو پانے کی مزید نیکیوں کا عہد کرتے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ خوشی کے مواقع پر جب انسان خوشی میں اسلامی تعلیم کو بھول جاتا ہے۔ ایک احمدی مسلمان اِن خوشی کے مواقع پر اللہ کی خوشنودی کی خاطر اسلامی و دینی حدود کے اندر رہ کر اس کے تابع ہو کر خوشی مناتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اِس حوالہ سے فرماتے ہیں کہ

"مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ہا ہو، شراب نوشی، ہلڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں، جسے فائر ورکس کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزار دی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی"

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 2016ء)

سو یہ دن دعاؤں، اپنے خالق حقیقی کے حضور جھکنے، نوافل اور صدقات کے ذریعہ اس نئے سال میں آنے والی بلاؤں کی تلافی اور اسے ردّ کرنے کی دعا کا دن ہیں۔ یہ دن اس عزم کا دن ہیں کہ ہم اللہ کے بندے بن کر بندگی کے حقوق ادا کریں گے۔ عبادت کے حق ادا کریں گے۔ پنجوقتہ نمازیں مسجد میں آ کر ادا کریں گے۔ راتوں کو اُٹھ کر

مقامِ محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کو اپنا شیوہ بنائیں گے۔ اللہ کی کتاب قرآن کریم کی تلاوت کو روزانہ حرزِ جان بنائیں گے۔ اس الٰہی کتاب میں درج 700 سے زائد احکام کی پابندی کریں گے۔ اللہ کی مخلوق سے محبت و شفقت کا سلوک کریں گے۔ ہمیشہ سچ بولیں گے۔ جھوٹ سے بچیں گے۔ کسی کی غیبت نہیں کریں گے۔ چوری چکاری سے بچیں گے۔ اللہ کی عبادات کا صحیح حق ادا نہ کرنا بھی چوری میں آتا ہے۔ وقت ضائع کئے بغیر اپنے خدا کو منانے کی فکر میں لگے رہیں گے۔ کسی کا دل نہیں دکھائیں گے۔ ہمدردی، شفقت اور پیار کو معاشرے کا حصہ بنائیں گے۔ Love for All میں اپنے احمدی بھائیوں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی شامل کریں گے۔ اپنی بیویوں سے اور بیویاں اپنے خاوندوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گی۔ اپنے بچوں کی تربیت صحیح اسلامی تعلیم کو مدّ نظر رکھ کر کریں گے۔ جدید ایجادات کے نقصانات سے اپنی اولادوں کو دور رکھیں گے۔ دینی و دنیوی تعلیمات کو اپنے فیملی ممبرز میں، اپنے خاندان میں، اپنے معاشرہ میں اُجاگر کرنے کی فکر میں لگے رہیں گے۔ اِن شاء اللہ

سامعین! ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2016ء میں سال کے آغاز پر 32 سوالات احباب جماعت کے سامنے رکھے تھے۔ اِن کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اِن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ انہیں پڑھ کر نہ صرف اپنے دلوں میں اُتار کر اپنا محاسبہ کریں بلکہ اپنے زیر سایہ عزیز و اقارب، بیوی بچوں، بہن بھائیوں کو بھی پڑھا کر نئے سال میں اپنی سمت متعین کرنے کی تلقین کریں۔ اِن سوالات کی روشنی میں صدقات سے سال کا آغاز کریں اور ہر روز صدقہ دینے کی عادت اپنائیں۔ نماز تہجد، تلاوت اور پنجوقتہ نمازوں کی طرف توجہ دینے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کا 2025ء سے الوداع ''مُخْرَجَ صِدْقٍ'' اور 2026ء میں داخلہ ''مُدْخَلَ صِدْقٍ'' کا باعث بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارا حامی و ناصر ہو اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں کو سمیٹتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں۔ نئے سال میں داخل ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تمام دعاؤں کا ہم سب کو وارث بنائے۔ آمین

سال نو کے آغاز پر درج ذیل دعائیں بہت مفید اور مجرب ہوں گی۔

قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل آیت 81 میں بیان شدہ دعا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا کہ اے اللہ! اس (سال) کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ، رحمٰن کی خوشنودی اور شیطان سے حفاظت کے ساتھ داخل کر۔

پھر احادیث میں ایک دعا ہے۔

اے میرے رب! مَیں تجھ سے اس سال کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور مَیں تجھ سے اس سال کے شر کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی بُرائی سے بھی۔ اے میرے رب! میں سُستی اور تکبّر کی بُرائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! مَیں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے بُرے دن اور بُری رات اور بُرے وقت سے پناہ مانگتا ہوں اور بُرے ساتھی اور اپنی رہائش کی جگہ میں بُرے ہمسائے سے بھی۔

(معجم الکبیر طبرانی جلد 17 صفحہ 294)

ہر گھڑی ہر پل مبارک ہو تمہیں یہ سال نو
چھین لے سب مشکلیں اور سب مصائب سال نو
زندگی کے ہونٹ ہوں اور ہو یہی نغمہ سرا
ہو محبت کا سفر اور ہمسفر ہو سال نو
جس طرف نظریں اٹھاؤ سامنے منزل کو پاؤ
فضل ربی ساتھ ہو جو دم قدم ہو سال نو
عافیت کا ہو جہاں الفت! بھرا ہو آشیاں
جس طرف بھی رخ کرو واں مسکرا سال نو

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَعْمَالُ بِخَوَاتِیْمِہَا کہ اعمال کا دارومدار انجام پر ہے۔

اس مفہوم کو ایک انگریزی ضرب المثل میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

All is well that ends well

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عمل وہ اچھا لگتا تھا جس پر کوئی مستقل مزاجی سے مسلسل قائم رہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة)

بس نئے سال کی یکم نئے عزم اور ولولہ کی تجدید کا وقت ہے۔ بچے نئی کلاسوں میں جاتے وقت خوشی اور نئے عزم کے ساتھ نئے عہد باندھ رہے ہوتے ہیں اور اپنی سابقہ کوتاہیوں کو خیر باد کہہ رہے ہوتے ہیں اور ایک نئی ہمت، نئے ولولہ اور نئے جوش کے ساتھ نیک تمناؤں کے ساتھ زندگی کی نئی سیڑھی پر قدم رکھ دیتے ہیں۔ بعینہ اس نئے سال کے آغاز پر اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ ان کو اپنے سے جدا کرنا ہے اور دعاؤں کے ساتھ نیکیوں کے نئے عزم کے ساتھ شکر کے جذبات کے ساتھ اور اِن نیکیوں کو دوام دینے کے ساتھ اس نئے سال میں داخل ہونا ہے۔ کیونکہ ہم نے عام طور پر دیکھا ہے کہ ڈاکٹرز جب مریض کو دوائی تجویز کرتے ہیں تو اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں بلکہ بعض ادویات کی صورت میں تو کہتے ہیں کہ ایک ناغہ سے دوائی کا گزشتہ اثر بھی ختم ہو جائے گا۔ اگر ادویات میں ناغہ جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے تو نمازوں اور عبادات میں ناغہ لازماً روحانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

اللہ ہر لحاظ سے نیا آنے والا سال ہم سب کے لئے، جماعت کے لئے، اُمّت کے لئے اور معاشرے کے لئے مبارک کرے۔ اللہ تعالیٰ اس آنے والے سال کو جماعت کے لئے رحمتوں، برکتوں اور غیر معمولی ترقیات کا باعث بنائے۔ ہم سب کو اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ ایمان و عرفان میں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

✡✡✡✡